© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

قاری حبیب الرحمٰن ☆

مروّجہ محفل قراءت......ناقدانہ جائزہ

قرآن کریم کی تلاوت اور فن تجوید وقراءات کو فروغ دینے کے لئے قومی و بین الاقوامی سطح پر محافل قراءات کا انعقاد ایک عمدہ پیش رفت ہے، لیکن اس سلسلہ میں آداب تلاوت قرآن کا لحاظ رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ اس ضمن میں گزشتہ شمارے میں ''قرآن کریم کو قواعد موسیقی پر پڑھنے کی شرعی حیثیت'' کے حوالے سے قاری فہد اللہ مراد حفظہ اللہ کے قلم سے ایک تحقیقی مضمون کو شائع کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے اس شمارے میں ہم یہ مضمون شائع کررہے ہیں، جس میں مروجہ محافل قراءات میں 'مقامات سبعہ' کے علاوہ سامنے آنے والے دیگر غیر محمود اُمور کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ہمارے رائے میں بعض اُمور کے سلسلہ میں اگرچہ فاضل مضمون نگار نے ردّعمل کی نفسیات کے تحت زیادہ جرح کی ہے، لیکن عمومی پہلو سے جن امور کو وہ زیر بحث لائے ہیں ان کی اصلاح بہرحال وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ رُشد قراءات نمبر (حصہ سوم) میں ان شاء اللہ اس سلسلہ کا ایک اور مضمون بعنوان ''مروّجہ محافل قراءات......اعتراضات اوران کا جائزہ'' پیش خدمت کیا جائے گا، جس میں افراط وتفریط کی دونوں انتہاؤں کے مابین معتدل رائے کی نشاندہی کی جائے گی۔ [ادارہ]

اللہ جل شانہٗ نے قرآن مجید فرقانِ حمید کو ترتیل سے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے دورِ اقدس میں قراءت قرآن، سماع قرآن اور مدارستہِ قرآن کی مثالیں ملتی ہیں گو محفل قراءت کی مروّجہ صورت تو اس وقت نہ تھی مگر ایک جگہ جمع ہوکر ایک قاری تلاوت کرے اور باقی سنیں اور اسی طرح قرآن کریم کے حلقے لگیں اور حلقے میں شریک ہر ایک آدمی پڑھے اور باقی سنیں اس کا ثبوت حدیث سے ملتا ہے۔ اس طرح کے حلقے عرب ممالک میں مساجد اور گھروں میں اب بھی لگتے ہیں اور گھر کے تمام افراد یا مسجد کے نمازی باری باری قرآن مجید پڑھتے ہیں۔

برصغیر کی تاریخ میں محفل قراءت کا آغاز مدارس کی حد تک مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ سے ہوا جس میں ماہانہ محفل قراءت منعقد ہوتی تھی، جس میں شعبہ تجوید کے ہر درجے کے استاذ اور ان کے دو دو شاگرد تلاوت کرتے اور محفل کے آخر میں صدر المدرسین شعبہ قراءت ان کی اصلاح فرماتے کہ کس کی تلاوت میں کہاں کمی واقع ہوئی، اگر کوئی خوبی ہوتی تو اس کی بھی حوصلہ افزائی کی جاتی۔

امام القراء حضرت قاری عبدالمالک رحمہ اللہ جب لاہور تشریف لائے تو یہاں بھی لکھنؤ والا سلسلہ جاری ہوگیا۔ سب سے پہلے شیخ القراء استاد یم قاری عبدالوہاب المکی رحمہ اللہ نے مسلم مسجد میں محفل قراءت منعقد کرائی۔ حضرت امام القراء خود بنفس نفیس اس میں شرکت فرماتے اور تصحیح و حوصلہ افزائی فرماتے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے ہونہار تلامذہ نے

☆ مدیر ماہنامہ القاری......تلمیذ رشید قاری عبدالوہاب مکی رحمہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

اس سلسلہ کو جاری رکھا۔ دراصل یہ سب کچھ امام القراء رحمہ اللہ نے اپنے استاذ قاری محمد عبداللہ رحمہ اللہ سے مکہ میں سیکھا تھا۔ استاذیم قاری تقی الاسلام مدظلہ کی روایت کے مطابق حضرت قاری عبدالمالک رحمہ اللہ نے بتایا کہ ایک محفل قراءت میں، میں پڑھ رہا تھا کہ قاری محمد عبداللہ رحمہ اللہ تشریف لائے اور برآمدے میں بیٹھ کر تلاوت سنتے رہے اور جھومتے رہے مگر جب میں ملا تو فرمایا یہ کیا کیا؟ فلاں جگہ ایسا کیوں پڑھا؟ وغیرہ۔ دراصل ایسی محافل کا مقصدِ وحید اصلاح تھا اور بس۔

عوامی سطح پر محفل قراءت کا سلسلہ اس وقت متعارف ہوا جب ۱۹۶۰ء کے بعد مصری قراء کرام کی ایک جماعت پاکستان آئی اس کے بعد ہر مسجد و مدرسہ میں ماہانہ، سالانہ یا مخصوص ایام میں محافل قراءت کا سلسلہ جوں شروع ہوا آج تک جاری وساری ہے اور اللہ کرے تا قیام قیامت یہ سلسلہ جاری وساری رہے۔ آمین

محفل قراءت کے موضوع پر صرف ایک رسالہ کے سوا کوئی کتاب یا رسالہ احقر کی نظر سے نہیں گذرا اور وہ رسالہ فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی رحمہ اللہ کا ہے جو ادارہ "أشرف التحقيق والبحوث الإسلامية" نے 'محافل قراءت' کے نام سے شائع کیا ہے جس میں فوائد و احکام اور ان پر وارد اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ محفل قراءت کے ہر قاری کو بالخصوص اور باقی قراء اور سامعین محفل قراءت کو بالعموم ضرور پڑھنا چاہیے تاکہ محفل قراءت سے متعلق علم حاصل کر کے اس پر عمل کر سکیں۔

محفل قراءت کے فوائد میں سے ایک کا ذکر تو ہو چکا ہے کہ مقصد اصلاح اور حوصلہ افزائی تھی۔ دوسرے کئی فوائد ہیں جن کو حضرت مفتی رحمہ اللہ نے مذکورہ رسالے میں ذکر فرمایا ہے ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

- بے عیب خدا کے بے عیب کلام کو بے عیب طریقہ سے پڑھنے کا شوق پیدا کرنا۔
- تجوید کے ساتھ قرآن پاک کا لوگوں تک پہنچانا۔
- قراءت کے ذریعہ سے قرآن کی عملی تبلیغ کرنا وغیرہ۔

مندرجہ بالا باتوں پر اخلاص سے عمل کر کے محفل قراءت کے فوائد و مقاصد کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

تصویر کا دوسرا رُخ اگر دیکھا جائے تو محفل قراءت میں بہت ساری نئی چیزیں شامل ہوگئی ہیں جن سے اجتناب از حد ضروری ہے بصورتِ دیگر محفل قراءت کے فوائد و مقاصد حاصل نہیں کئے جا سکتے ہیں۔ اگر حدود کی پاسداری نہ کی جائے تو قباحتوں سے یہ محفل ایسی پُر ہو جاتی ہیں کہ اصل مقصد فوت ہو جاتا ہے اور اصل مقصود نہ ہو تو یہ محافل نشستن، گفتن، خوردن اور برخاستن کے سوا کچھ بھی نہیں۔

محفل قراءت کے بارے میں چند گذارشات ہیں اور وہ قاری صاحبان، سامعین اور منتظمین سے متعلق ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

① مذکورہ بالا سب حضرات کی نیت میں اخلاص ہونا چاہیے بغیر اخلاص کے فوائد و مقاصد حاصل نہیں کئے جا سکتے۔

② منتظمین کو جھنڈیاں، غیر ضروری روشنی، زائد از ضرورت سٹیج و گیٹ نہیں بنانے چاہئیں اور نہ ہی قاری کو تلاوت پر اجرت دینی چاہیے۔ حضرت مفتی جمیل احمد تھانوی رحمہ اللہ اپنے رسالے 'محافل قراءات' ص ۲۶، ۲۷ پر تحریر فرماتے ہیں:

"محفل قراءت کے لیے گیٹ بنانا، جھنڈیاں لگانا اسراف ہے، اس کی ضرورت کوئی نہیں ہوتی یہ محض رسم اور اسراف ہے۔ یہ بھی ایسے ہی کہا جا سکتا ہے کہ ہم شان پیدا کرنے کے واسطے ایسا کرنا چاہتے ہیں مگر یہ تاویل محض غلط ہے ہر بات کی شان اس درجہ کے مطابق ہوتی ہے، دینی کاموں کی شان دینی طریقوں سے ہو سکتی ہے ان رسمی، کافرانہ طور طریق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

سے ان کی شان نہیں بڑھتی بلکہ اور گھٹتی ہے جیسے مرد کو عورت کا لباس و زیور پہنانے سے اس کی شان نہیں بڑھتی حقیقت میں نظروں میں مذاق اڑانا ہے جس سے شان گھٹتی ہے تمام دینی و اسلامی جلسے و اجتماعات کا یہی حال ہے۔''
قراء کے لیے اسٹیج زائد (از ضرورت) رسم اسراف سے خارج نہیں ہوسکتی۔

③ قاری صاحب کو تلاوت پر اجرت لینا، دینا دونوں حرام ہیں۔[ص ۳۰]

④ اُن قاری صاحبان کو تلاوت کے لیے مدعو کیا جائے جن کی شکل ولباس سنت کے مطابق ہو۔

⑤ منتظمین کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ پڑھنے والے قراء کی ترتیب میں عمر، صلاحیت، علم کا لحاظ ہو، بعض دفعہ اساتذہ کو پہلے پڑھایا جاتا ہے اور شاگردوں کو بعد میں یہ سوئے اَدب ہے۔استاذ القراء حضرت قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ کے چھوٹے بھائی قاری سرفراز احمد تھانوی رحمہ اللہ 'سوانح امام القراء' ص ۱۱۳ پر لکھتے ہیں کہ ''ہر جلسے، محفل قراءت، شبینے وغیرہ میں ترتیب قاری صاحب (قاری عبدالمالک رحمہ اللہ) پروگرام میں خود دیتے تھے جو ادنیٰ سے اعلیٰ کی جانب بلحاظ آواز وعلم ہوتی تھی۔''
ایک مرتبہ الشیخ خلیل حصری رحمہ اللہ اور شیخ عبدالباسط عبدالصمد رحمہ اللہ پاکستان تشریف لائے تو منتظمین نے الشیخ عبدالباسط کی تلاوت آخر میں رکھی۔ الشیخ عبدالباسط رحمہ اللہ نے فرمایا کہ چونکہ الشیخ حصری میرے شیخ ہیں، لہٰذا وہ آخر میں پڑھیں اور میں پہلے پڑھوں گا۔ منتظمین نے کہا کہ سامعین چلے جائیں گے شیخ کی تلاوت نہیں سنیں گے الشیخ عبدالباسط رحمہ اللہ نے فرمایا: ''کوئی بات نہیں سامعین چلے جائیں کوئی پرواہ نہیں ہم شیخ کی تلاوت سنیں گے۔'' چنانچہ شیخ حصری رحمہ اللہ کی تلاوت آخر میں ہوئی۔

⑥ محفل قراءت میں صرف تلاوت ہی ہونی چاہیے حمد ونعت کے لیے الگ اہتمام کیا جائے اور اگر محفل قراءت میں ہی حمد ونعت بھی کرنا ہو تو تلاوت سے پہلے یا بعد میں کرنا چاہیے تاکہ تلاوتیں تسلسل سے ہوسکیں۔ آج کل رواج عام ہو رہا ہے کہ ایک تلاوت پھر حمد، پھر تلاوت، پھر نعت، پھر تلاوت، پھر نعت وغیرہ۔قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور حمد ونعت بندے کا کلام ہے یقیناً کلام معبود کو کلام عبد پر ایک فضیلت حاصل ہے اسے برقرار رکھنا چاہیے علماء نے خطبات، خطوط اور کتب کے مقدمہ وغیرہ میں بسم اللہ اور الحمد للہ کے بعد صلوٰۃ وسلام و دعا کو رکھنے کی یہی وجہ بیان فرمائی ہے۔

⑦ محفل قراءت میں تصاویر نہیں اتارنی چاہیے نہ ہی ویڈیو بننی چاہیے آج کل منتظمین کی جانب سے ویڈیو بنوائی جاتی ہے یہ سراسر خلاف شرع ہے، سامعین بھی اپنے موبائل فون کے ذریعہ ویڈیو بناتے ہیں اور یہ سارا کام اکثر وبیشتر خانۂ خدا میں ہوتا ہے۔

⑧ ایک نیا رواج دیکھا گیا ہے کہ پھول کی پتیاں قراء پر نچھاور کی جاتی ہیں یا پھر جب کوئی قاری صاحب لمبا سانس لے کر وقف کرتا ہے تو اسٹیج کے قریب پھول کی پتیاں اُچھالی جاتی ہیں اور یوں داد دی جاتی ہے، یہ طریقہ ہمارے اسلاف کا نہیں ہے، اگر ہمارے اسلاف کا طریقہ غلط تھا اور آج کے 'روشن خیالوں' کا طریقہ صحیح اور درست ہے جو اکابر کی سمجھ میں نہ آیا تھا تو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

اس فہم کی خیر ہو جس پر یہ راز اب کھلا
اس عقل کی خیر ہو جس کا عقدہ اب کھلا

⑨ اسی طرح ایک نیا رواج قراء کو لمبا سانس لینے پر چومنے کا ہے۔ آخر مجلس میں معانقہ کرتے ہوئے مبارکبادی کے طور پر ایسا ہو تو شاید کچھ گنجائش نکلے مگر دورانِ تلاوت یکے بعد دیگرے قطار سے چومتے ہیں بعض دفعہ تو تین تین بوسے اکٹھے لے کر ہیٹ ٹرک کا ریکارڈ قائم کرتے ہیں اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ حسن ظن رکھتے ہوئے ہم اسے غلبۂ حال تصور کرتے ہیں۔ (جو قابل تقلید نہیں ہوا کرتا)

⑩ محفل قراءت طویل نہ ہو تا کہ آسانی کے ساتھ سامعین اس میں شرکت کر سکیں۔ موجودہ دور کی محافل و جلسوں میں عوام کی عدم شرکت کا ایک سبب یہ طول بھی ہے۔

⑪ سامعین مجلس قراءت میں اچھل کود کر داد نہ دیں۔ اسکی ممانعت ہے۔ حضرت مفتی جمیل احمد تھانوی رحمہ اللہ 'محافل قراءات' ص ۲۸ پر تحریر فرماتے ہیں کہ

''اظہارِ مسرت و شکر کے لیے کسی بات کا عمل گو صحیح ہو مگر کھیل کے کاموں کی طرح اس کا اظہار قرآن مجید کی شان کے خلاف اور ہنسی مذاق اور کھیل بنانے کے قریب ہے، ایسی باتوں کی روک تھام کی ضرورت ہے۔''

حسن قراءت پر داد دینے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ سبحان اللہ، جل شانہٗ، جل جلالہٗ ایسے الفاظ کا استعمال کیا جائے۔ اسی طرح جزاك الله، مرحبا لا فضل فوتك وغیرہ الفاظ کا مضائقہ نہیں۔ غرض کلام الٰہی کے اَدب اور شان ربانی کے لحاظ کے ساتھ جذبات شکر و مسرت کے اظہار کا مضائقہ نہیں مگر کافرانہ و فاسقانہ یا لہو و لعب کی حرکتوں سے بچنا لازم ہے اور اس کی تلقین کی ضرورت ہے۔''

⑫ قاری کی آمد پر نعرہ تکبیر، اللہ اکبر کہنا جائز نہیں اس سے بچنا چاہئے، حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ ص ۲۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ''یہ بات بھی روکنے کی مستحق ہے، کیونکہ ذکر اللہ و ذکر رسول کو غیر ذکر کے لیے استعمال کرنا ذکر کی بے حرمتی ہے۔ فقہائے احناف نے لکھا ہے کہ اگر چوکیدار اپنے بیدار رہنے کی دلیل لا الہ إلا الله محمد رسول الله بلند آواز سے پڑھے گا تو یہ منع ہے کہ جو تاجر مال کی عمدگی ظاہر کرنے کے لیے اللهم صلی علی محمد پڑھے گا تو یہ منع ہے، لہٰذا اسی طرح کسی کے آنے جانے پر اللہ و رسول کے نام کے نعرے ان کی بے حرمتی کی وجہ سے ممنوع ہوں گے، اس کو بھی روکنے کی ضرورت ہے۔''

⑬ تالی نہیں بجانی چاہئے۔ حضرت مفتی رحمہ اللہ ص ۲۸ پر لکھتے ہیں کہ

''یہ صرف کافرانہ روش ہے قابل ترک ہے بلکہ ایک صورت مذاق کی سی بن جاتی ہے۔''

⑭ اگر کوئی قاری پڑھے تو دورانِ تلاوت وقف پر اللہ اکبر کہنے کی تو اجازت ہے مگر نعرے لگوانا جیسا کہ قاری صاحب کا نام لے کر زندہ باد کے نعرے لگانا جائز نہیں ہے۔

⑮ بعض سامعین دورانِ تلاوت باتیں کرتے رہتے ہیں اور ساتھ ساتھ تبصرہ کرتے ہیں جو ﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ ’’اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگائے رہو اور چپ رہو‘‘ کے سراسر خلاف ہے ایسی گفتگو سے بچنا چاہئے۔

(۱۴) قراء کرام کو بے تکلف پڑھنا چاہئے اور تجوید کو اصل قرار دیتے ہوئے آواز، سانس کو امر زائد مستحسن (تابع تجوید) سمجھتے ہوئے عیوب تلاوت سے پرہیز کرتے ہوئے تلاوت کرنا چاہئے، آج کل آواز، سانس اور عیوبِ تلاوت کو اصل سمجھا جا رہا ہے اور تجوید کو پس پشت ڈالا جا رہا ہے حالانکہ ہمارے اسلاف کی کتب اور ان کے اپنے قول و عمل سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ آواز و لہجہ کی وجہ سے تجوید پر عمل نہ ہو اور لحن جلی ہو جائے تو اس کا سننا اور پڑھنا حرام ہے اور اگر لحن خفی ہو تو مکروہ ہے جیسا کہ شیخ العرب والعجم حضرت قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ ’فوائد مکیہ‘ ص ۴ پر لکھتے ہیں کہ:

’’خوش آوازی سے پڑھنا امر زائد مستحسن ہے اگر قواعد تجوید کے خلاف نہ ہو ورنہ مکروہ اگر لحن خفی لازم آئے اور اگر لحن جلی لازم آئے تو حرام ممنوع ہے پڑھنا اور سننا دونوں کا ایک حکم ہے۔‘‘

قاری محمد شریف رحمہ اللہ توضیحات مرضیہ میں ص ۱۲ پر لکھتے ہیں کہ:

’’اگر قاری کی بے اعتدالی اور افراط وتفریط کی وجہ سے خود خوش آوازی ہی قواعد تجوید کے بگڑنے اور لحن کے پیدا ہونے کا سبب بن جائے تو ظاہر ہے کہ اس صورت میں اس خوش آوازی کو ممنوع اور حرام یا مکروہ قرار دیا جائے گا اور اگر سننے والے کی نیت حصول ثواب کی ہو تو سننا بھی ناجائز ہے۔‘‘

حضرت قاری صاحب معلّم التجوید ص ۲۴۰ پر لکھتے ہیں کہ:

’’بعض لوگوں نے اپنی خوش آوازی اور لہجہ کے ذریعہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے اور ان کی توجہ کو اپنی طرف منعطف کرانے کی غرض سے خواہ مخواہ تکلف کر کے لہجہ میں طرح طرح کی چیزیں ایجاد کر لی ہیں جو بہت ہی نامناسب اور معیوب ہیں۔‘‘

قاری عبدالخالق رحمہ اللہ تیسیر التجوید ص ۹ پر لکھتے ہیں کہ: ’’اگر ایسے لہجہ اور خوش آوازی میں محو ہوا کہ مخارج وصفات حروف کا خیال نہ رکھا اور لحن جلی لازم آ گیا تو ایسا پڑھنا ناجائز ہے اور اگر لحن خفی لازم آیا تو مکروہ ہے۔‘‘

ص ۱۰ پر افسوس کے طور پر لکھتے ہیں کہ: ’’آج کل لوگوں نے مقصود بالذات خوش آوازی اور لہجہ کو بنا رکھا ہے اور تجوید کی بالکل رعایت نہیں کرتے حتیٰ کہ بعض معلمین کو بھی اس کا احساس نہیں، وہ شروع ہی سے لہجہ کی مشق کرانے لگتے ہیں حالانکہ پہلے مخارج حروف اور صفات لازمہ کی تعلیم دینا امر ضروری ہے۔‘‘

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی رحمہ اللہ اپنے رسالہ محافل قراءات ص ۱۶ پر لکھتے ہیں کہ:

’’خوش آوازی کی دو صورتیں ہیں ایک حروف وحرکات وصفات کے قاعدوں کے اندر رہ کر خوش آوازی کرنا یہ قرآن مجید میں ثواب ہے۔ دوسرا یہ کہ قاعدوں سے باہر کر کے کھینچ کھینچ کر حرفوں اور حرکتوں کو کئی گنا کر کے سُر پیدا کرنا یہ گانا ہے......اس (دوسری صورت) کو گناہ کہنا درست ہوگا۔‘‘

زمانہ خیر القرون کے بعد سے آج تک بعض نام نہاد اور پیشہ ور قراء نے قراءت میں کچھ ایسی اشیاء کا اضافہ کر دیا ہے کہ تجوید وقراءت سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔ استاذ القراء حضرت قاری محمد اسماعیل الکندوی (شاہ عالمی لاہور) تفہیم التجوید ص ۹۱ پر لکھتے ہیں کہ

’’جاننا چاہیے کہ زمانہ خیر القرون کے بعد بعض لوگوں نے قرآن کریم کی قراءت میں کچھ اس قسم کی اشیاء کا اضافہ کیا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

اور راگ وسُر کی آوازیں اس میں داخل کی ہیں جن کا تجوید وقراءت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ مگر فی زمانہ بعض خود رو مجود دین، نام نہاد قراء اور پیشہ ور واعظ ایسی اَصوات وکیفیات کو تلاوت قرآن میں شامل کرتے ہیں کہ الامان والحفیظ، کلام اللہ کو موسیقاروں کی طرح موسیقی اور مغنیوں کی طرح سینماؤں کے گانے کی طرز پر پڑھتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ کتاب اللہ کا حق ادا کررہے ہیں۔ ایسے لوگ عموماً خود رو، خود ساختہ اور قراءت فروش قراء ہوتے ہیں یا وہ مدعی قراءت وعظ فروش علماء جو محافل ومجالس میں پڑھتے ہیں اور لہجہ بازی کے نشہ میں حروفِ قرآنی کا حلیہ بگاڑ کر سامعین سے داد لینے کے متمنی ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف وتوصیف کی جائے اور انہیں کسی اچھے لقب وخطاب سے نوازا جائے۔ پھر غضب خدا کا یہ کہ گا گا کر جس قدر بگاڑا جائے اسے قراءتِ سبعہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور بلا خوف وخطر کہا جاتا ہے کہ ہم تو سبعہ میں پڑھ رہے ہیں۔ العیاذ باللہ گویا ہر عیب وغلطی بے قاعدگی اور ہر نئی چیز کا اِدخال فی القرآن کا نام قراءت سبعہ رکھ دیا گیا ہے اور جملہ خود ساختہ خرافات کا مجموعہ قراءات سبعہ تصور کرلیا گیا ہے پس ایسے ہی خود رو اور خود ساختہ قراء کے متعلق فرمایا گیا: رب قاري للقرآن والقرآن يلعنه

اور مجالس ومحافل میں ایسے ہی مجتہد قراء کے بارے میں علامہ رفاعی رحمہ اللہ کا شعر نہایت ہی موزوں ہے۔

رب تال تل القرآن مجتهدا
بين الخلائق والقرآن يلعنه

''اکثر پڑھنے والے بین المحافل مجتہدانہ شان میں بناؤ سنگار سے قرآن پڑھتے ہیں اور حال یہ ہے کہ قرآن کا ایک ایک حرف ان پر لعنت کرتا رہتا ہے۔''

⑰ قراء کو حروفِ مفخمہ میں ہونٹ گول نہیں کرنے چاہئیں۔ حضرت قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ تیسیر التجوید کے حاشیہ ص ۲۴ پر لکھتے ہیں کہ ''ہونٹوں کو گول کر کے حروف مفخمہ کی تفخیم اَدا کرنا غلط ہے۔ فنی لحاظ سے ایسی ادا قابل اعتراض ہے۔''

قاری عبدالخالق صاحب رحمہ اللہ تیسیر التجوید ص ۳۰ پر لکھتے ہیں کہ

''حروفِ مستعلیہ میں تفخیم اتنی نہ کی جائے کہ واؤ کی بو یا صاف واؤ کی زیادتی معلوم ہو، کیونکہ یہ اہل فن کے طریقہ کے خلاف ہے۔ غرضیکہ تفخیم میں ہونٹوں کو بالکل دخل نہیں۔''

قاری عبدالرحمن صاحب رحمہ اللہ فوائد مکیۃ ص ۲۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ

''حروف مفخم کے فتحہ کو مانند ضمہ کے اور اس کے بعد کے الف کو مانند واؤ کے پڑھنا بالکل خلاف اصل ہے ...... یہ خلافِ قاعدہ ہے۔ یہ افراط وتفریط کلامِ عرب میں نہیں اہل عجم کا طریقہ ہے۔''

⑱ قراء کو بلا تکلف پڑھنا چاہیے کسی قسم کا تکلف یا تصنع نہ ہونا چاہئے۔ حضرت قاری محمد شریف رحمہ اللہ معلّم التجوید ص ۵۰ پر فرماتے ہیں کہ:

''تکلیف سے مراد یہ ہے کہ قاری کے چہرے سے پڑھتے وقت گرانی کے آثار ظاہر ہوں، مثلاً پیشانی پر شکن پڑنا، جلد جلد پلکیں گرانا، زور سے آنکھیں بند کرنا، ناک کا پھولنا، منہ کا ٹیڑھا ہونا اور جن حرفوں کی ادائیگی میں ہونٹوں کو دخل نہیں ان کے ادا کرنے میں ہونٹوں کو گول کرنا یا خواہ مخواہ حرکت دینا یہ تمام باتیں معیوب ہیں۔''

امام القراء حضرت قاری عبدالمالک رحمہ اللہ تعلیقات مالکیہ ص ۴ پر لکھتے ہیں کہ:

''نیز ادائیگی حروف میں اس کا بھی لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ کسی قسم کا تکلف اور تصنع نہ ہو، مثلاً زائد از ضرورت ہونٹوں کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

حرکت کرنا یا منہ ٹیڑھا ہونا یا چہرہ سے گرانی یا پریشانی کا ظاہر ہونا جلد جلد پلکوں کا بند ہونا یا ناک کا پھولنا یا پیشانی پر شکن پڑنا وغیرہ۔غرض یہ کہ ان سب تکلفات سے بچتے ہوئے مکمل طور پر لطافت کے ساتھ اَدائیگی حروف ہونا چاہئے۔'' اسی امر کی طرف علامہ جزری رحمہ اللہ نے توجہ دلائی ہے۔

مکملا من غیر ما تکلف
باللطف فی النطق بلا تعسف

حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ 'سوانح امام القراء' ص ۱۳۲ میں لکھتے ہیں کہ آپ کو (قاری عبدالمالک رحمہ اللہ) اس چیز سے سخت کراہت تھی کہ تلاوت کے وقت طالب علم کسی قسم کا منہ بنائے یا پیشانی پر بل ڈالے ان کی ابتدائی تربیت ہی میں ان عادتوں کی بھی اصلاح کردی جاتی تھی اور جب وہ پڑھتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ بے تکلف پڑھ رہے ہیں۔

(۱۹) ایک غلطی جو عام ہورہی ہے وہ یہ کہ ك اور ت میں ھا کی آواز پیدا کی جارہی ہے جس سے ك، کھ اور ت، تھ ہوجاتا ہے اور یہ دونوں حروف غیر عربی ہوجاتے ہیں اور لحن جلی کی وجہ سے پڑھنے اور سننے والے دونوں گناہگار ہوتے ہیں۔قراء کرام کو اس سے بچنا چاہئے۔

شیخ العرب والعجم حضرت قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ فوائد مکیۃ ص ۳۰ پر رقم طراز ہیں:

''ایسا ہی سکون کامل کرنا چاہئے تاکہ مشابہ حرکت کے نہ ہوجائیں اور اس سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ ساکن حرف کی صوت مخرج میں بند ہوجائے اور اس کے بعد ہی دوسرا حرف نکلے اور اگر دوسرے حرف کے ظاہر ہونے سے پہلے مخرج میں جنبش ہوگئی تو لامحالہ یہ سکون حرکت کے مشابہ ہوجائے گا۔''

ص ۳۱ پر لکھتے ہیں کہ کاف تاء میں جنبش ہوتی ہے اس میں ھ کی یا س یا ث کی بو نہ آنی چاہئے۔

(۲۰) قراء کرام کو وقف وابتداء کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ غلط وقف یا ابتداء واعادہ کی وجہ سے معنی غیر مراد کا ایہام لازم نہ آئے۔

امام القراء قاری عبدالمالک رحمہ اللہ وقف وابتداء کے بارے تعلیقات مالکیہ ص ۳۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ...... جب امام عاصم کا مذہب معلوم ہوگیا تو اب روایت حفص میں تلاوت کرنے والوں کو اتباعاً للامام وقف اور ابتداء میں اتمام کلام بحسب المعنی کا لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہے خصوصاً ایک قاری مقری ذمہ دار کے لیے کہ اس کا التزام نہ کرنے اور اس کے خلاف کرنے سے یہ نقصان اور خرابی ہوگی کہ وہ طلبہ جو اس سے اَخذ کررہے ہیں اور پڑھ رہے ہیں ان کی نظر میں اس چیز کی اہمیت اور ضرورت نہ رہے گی اور وقف وابتداء کے مسئلہ میں عملاً وہ شتر بے مہار کی طرح آزاد ہوجائیں گے اور اس کوتاہی کا سلسلہ آئندہ ان فارغین کے تلامذہ میں بھی جاری وساری رہے گا جس کی تمام تر ذمہ داری قاری مقری پر عائد ہوگی۔

پھر آگے اسی صفحہ پر لکھتے ہیں کہ

''اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ جب اعادہ اور ابتداء میں قاری مقری کو کلام کے ربط وغیرہ کا خیال رکھنا ضروری ہے تو بوقت افتتاح تلاوت خصوصاً مجالس میں کسی ایسی جگہ سے شروع نہ کرنا چاہئے کہ سامعین کو تفہیم معنی میں کسی ماقبل کے مضمون متعلقہ کا انتظار رہے مثلاً إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ اور لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَّهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ اور ذَٰلِكَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وغیرہ سے افتتاح تلاوت کرنا کہ مواضع اولین میں سامعین کو ضمائر کے مرجع کی تلاش اور فکر رہے گی اور موضع ثالث میں ذلک کا مشارالیہ تلاش کرنا ہوگا۔''

مدرسہ تجوید القرآن لاہور کا سالانہ جلسہ تھا ایک نوجوان خوش گلو قاری نے آل عمران میں ﴿وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ قَالَ كَذَٰلِكَ اللَّهُ﴾ پڑھتے ہوئے لفظ 'اللہ' پر وقف کیا۔ تلاوت ختم ہوئی تو حضرت قاری رحمہ اللہ نے قاری کو تنبیہ کی اور فرمایا تمہارے اس بے موقعہ وقف سے تلاوت کا سارا لطف جاتا رہا، کیونکہ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ کے جواب میں قَالَ كَذَٰلِكَ اللَّهُ مطلب ہوا کہ اگر بیوی عاقر ہے تو کوئی بات نہیں نعوذ باللہ، اللہ بھی ایسا ہی ہے۔[سوانح امام القراء ص۱۰۲]

(۲۱) قراء کرام کو اپنے اسلاف کے طریقے پر سختی سے کاربند رہنا چاہئے جب ہم کتابیں ان کی پڑھاتے ہیں اور سند میں ان کا نام واسطے کے طور پر لکھتے ہیں تو ان کی تعلیمات پر عمل کرنے سے ہمیں کیوں عار ہے؟ یا تو ان کی کتابیں پڑھانا چھوڑ دیں اور نیا نظام تعلیم مرتب کریں جس میں نئی ایجادات ہی کو تجوید کے طور پر پڑھائیں اور سند کے واسطے میں ان کے نام ہٹا دیں اور نعرہ لگا دیں کہ ''نہ تو میرا استاد نہ میں تیرا شاگرد'' پھر تو ٹھیک بصورتِ دیگر ان کی تعلیمات پر عمل کریں اور اپنے شاگردوں کو جو کتب تجوید کا سبق پڑھاتے ہیں اس میں اور اپنی قراءت میں مطابقت پیدا کریں۔

(۲۲) عرب قراء کی نقل کرتے ہوئے ہمیں عقل سے کام لینا چاہئے، کیونکہ نقل کیلئے عقل چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ ''کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا'' معیارِ صحت صرف محققین قراء کا کلام اور تلفظ ہی بن سکتا ہے عام قراء عرب کا نہیں، کیونکہ انکے تلفظ میں عجم کے اختلاط کی وجہ سے خاصی تبدیلی آ چکی ہے مثلاً ج کو گ پڑھنا، ث کو ت پڑھنا، ت کو تھ پڑھنا، ك کو کھ پڑھنا، ض کو د پڑھنا ان میں عام ہو چکا ہے اور گ، تھ اور کھ عجمی حروف ہیں نہ کہ عربی۔

استاذیم حضرت قاری تقی الاسلام صاحب مدظلہ، سوانح امام القراء میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ (قاری عبدالمالک رحمہ اللہ نے) فرمایا کہ عرب تجوید کی بہت غلطیاں کرنے لگے ہیں اور تکلف و بناوٹ کرتے ہیں مجھے ان میں کام کرنا چاہیے مگر حضرت کا اسی سال وصال ہوگیا ارادہ کی تکمیل نہ ہوسکی۔

مولانا احتشام الحق تھانوی رحمہ اللہ نے ایک مصری قاری صاحب کے متعلق امام القراء قاری عبدالمالک رحمہ اللہ سے پوچھا کہ حضرت ان کی تلاوت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے کچھ تامل کے بعد فرمایا: ''بلاشک آواز اور سانس کے بادشاہ ہیں، لیکن ان کی تلاوت میں بے شمار فنی تسامحات موجود ہیں۔'' [سوانح إمام القراء ص۳۴]

حضرت قاری عبدالمالک رحمہ اللہ تعلیقات مالکیہ ص۲۰ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

''آج کل اختلاط عجم سے بڑا انقلاب اور تغیر عام تلفظ میں ہوگیا ہے جیسا کہ تجربہ شاہد ہے۔''

حضرت قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ تیسیر التجوید کے حاشیہ ص۱۳ پر لکھتے ہیں کہ

''اس میں شک نہیں کہ اہل مصر و عرب کے بہت سے حرفوں کی ادا نہایت عمدہ اور قابل رشک ہوتی ہے مگر بکثرت امالۂ کبریٰ وصغریٰ میں یہ غلطی کرتے ہیں کہ کبریٰ میں الف کو بالکل یاء سے بدل دیتے ہیں اور صغریٰ میں اس قدر جھکاؤ ہوتا ہے کہ وہ صاف امالۂ کبریٰ معلوم ہوتا ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

اور پھر ص ۱۸ پر لکھتے ہیں: ''موجودہ دور کے اہل عرب کے تلفظ (ضاد) سے استدلال کرتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اہل عرب کا تلفظ بجائے خود صحیح نہیں۔''

قاری محمد شریف رحمہ اللہ توضیحات مرضیہ ص ۶۶ پر لکھتے ہیں کہ

''اب اختلاطِ عجم سے بڑا انقلاب اور بالخصوص اس حرف (ضاد) کے تلفظ میں تو بہت ہی کوتاہی ہو رہی ہے جیسا کہ ریڈیو وغیرہ کے ذریعہ موجودہ قراء عرب کی تلاوت سن کر اس بات کا پتہ چلتا ہے اور ایک ضاد ہی کیا اب تو اور بھی بہت سی فاش غلطیاں ان سے سننے میں آتی ہیں۔ لہٰذا اب معیار صحت صرف علماء محققین کا کلام اور ان کا تلفظ ہی بن سکتا ہے عام قراء عرب کا نہیں۔''

۴۳ قراء کرام کو سکون اور متانت کے ساتھ تلاوت کرنا چاہئے غیر ضروری حرکات سے اجتناب کرنا چاہیے آج کل ایک اور رسم بھی شروع ہوچکی ہے کہ آیات کو پڑھتے ہوئے ہاتھوں کے اِشاروں سے اس کی ترجمانی کی جاتی ہے یا جب قاری صاحب لمبا سانس لیتے ہیں تو سامعین ہاتھ اٹھا اٹھا کر، کھڑے ہوکر اور نعرے لگا کر داد دیتے ہیں تو قاری صاحب ہاتھ کے اشارہ سے ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کبھی زبان سے، کبھی ہاتھ کو سینے پر یا سر پر رکھ کر۔ اسی طرح دوران تلاوت کبھی پانی مانگا جاتا ہے اور کبھی الفاظ (غیر قرآن) سے ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے یا اس طرح کی کوئی بات کی جاتی ہے جس سے قطع لازم آجاتا ہے اور دوبارہ تلاوت کے لیے تعوذ پڑھنا چاہئے مگر نہیں پڑھا جاتا یا بعض دفعہ سامعین کی جانب سے پڑھی گئی آیت کو دوبارہ پڑھنے کی درخواست کی جاتی ہے اور قاری صاحب بھی اس پر عمل کرتے ہیں گویا کہ جو باتیں پہلے مشاعرے یا قوالی کے دوران دیکھنے میں آتی تھیں وہ دھیرے دھیرے محفل قراءت کے دوران بھی دیکھنے میں آرہی ہیں۔

۴۴ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے ہمیں ترتیل کا حکم فرمایا ہے اس میں تجوید اور وقف دو ہی چیزیں ہیں ان پر تو سختی سے عمل ہونا چاہئے اور خوش آوازی کو امر زائد کے درجہ میں رکھ کر اسے تابع تجوید بنانا چاہئے اور سانس کو تجوید میں شامل نہ کرنا چاہئے۔ گو آج کل اس کی بہت 'ڈیمانڈ' ہے۔ سامعین بھی گھڑی پر نظر رکھتے ہیں اور اسے اچھا قاری سمجھتے ہیں جو پڑھتے ہوئے لمبا سانس لے اور قاری صاحب بھی اس 'ڈیمانڈ' کو پورا کرنے کے لیے کشادگی سانس کے لیے دوائی کا سہارا لیتے ہیں۔ یہ ساری چیزیں عیوب تلاوت ہیں ان سے سمِ قاتل کی طرح پرہیز کرنا چاہئے۔

غرضیکہ ترتیل (تجوید و وقف) جو اصل ہے اسے اصل کے درجہ میں رکھا جائے خوش آوازی اور سانس کو امر زائد مستحسن کے درجہ میں رکھا جائے اور عیوب تلاوت کو اپنی جگہ رکھا جائے تو یہ عین عدل ہوگا بصورت دیگر وضع الشيء في غير محله کے تحت ہم سے بڑا ظالم کون ہوگا؟

اُمید ہے کہ مندرجہ بالا گذارشات کو ریا، عقیدت، شہرت، خودغرضی اور طمع و لالچ کی عینک اتار کر خلوص اور چشم فن (تجوید) سے دیکھا جائے گا۔ اللہ جل شانہٗ ہمیں محفل قراءت میں صحیح معنوں میں تلاوت و آداب تلاوت کی توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین ثم آمین!

مانو نہ مانو جانِ جہاں اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com